

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

ارٹیس واں اجلاس

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 11 اپریل 2017ء بروز منگل بمطابق 13 رجب المرجب 1438 ہجری۔

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
03	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
04	وقفہ سوالات۔	2
05	توجہ دلاؤ نوٹس۔	3
06	رخصت کی درخواستیں۔	4
16	برقعینا تیاں ملازمین درجہ چہارم محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم و نسق حکومت بلوچستان کی بابت مجلس کی رپورٹ۔	5



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 11 اپریل 2017ء بروز منگل بمطابق 13 رجب المرجب 1438 ہجری، بوقت شام 04 بجکر 45 منٹ پر زیر صدارت محترمہ یاسمین لہڑی، چیئر پرسن، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم چیئر پرسن: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ﴿١﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ﴿٢﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيرًا ﴿٣﴾ وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿٤﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ وِرَاءَ ظَهْرِهِ ﴿٥﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوا ثُبُورًا ﴿٦﴾ وَيَصْلِي سَعِيرًا ﴿٧﴾ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿٨﴾

﴿پارہ نمبر ۳۰ سُورَةُ الْاِنْشِقَاقِ آيَاتِ نَمْبِر ۶ تا ۱۳﴾

ترجمہ: اے آدمی تجھ کو تکلیف اٹھانی ہے اپنے رب تک پہنچنے میں سہ سہ کر پھر اس سے ملنا ہے۔ سو جس کو ملا اعمال نامہ اس کا داہنے ہاتھ میں۔ تو اُس سے حساب لیں گے آسان حساب۔ اور پھر آئے گا اپنے لوگوں کے پاس خوش ہو کر۔ اور جس کو ملا اس کا اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے۔ سو وہ پکارے گا موت موت۔ اور پڑے گا آگ میں۔ وہ رہا تھا اپنے گھر میں بے غم۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ۔

میڈیم چیئر پرسن: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وقفہ سوالات۔ چونکہ ہمارے ممبران موجود نہیں ہیں mostly، آج زیارت میں جوڈیم کا افتتاح تھا وہاں سارے گئے ہوئے ہیں۔ ہم تھوڑا سا اُن کا انتظار کریں گے تاکہ وہ سارے آ کر کے آج کی کارروائی میں حصہ لیں۔ لہذا اسمبلی کا جو اجلاس ہے اس کی کارروائی ہے ہم 6:00 بجے تک کا وقفہ لیتے ہیں۔ 6:00 بجے تک ملتوی کرتے ہیں تاکہ ممبران جیسے ہی زیارت سے پہنچیں گے، اُن کے آنے کے ساتھ ہی ہم اجلاس کو دوبارہ سے start لیں گے۔ thank you جی۔

(اجلاس شام 4 بجکر 47 منٹ پر ختم ہوا)

(اجلاس ڈیڑھ گھنٹہ وقفہ کے بعد شام 6 بجکر 15 منٹ پر دوبارہ میڈیم راہیلہ حمید خان درانی، اسپیکر کی زیر صدارت شروع ہوا)

میڈیم اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کل کا دن جو تھا وہ ہمارے Constitution Day تھا جو کہ پورے پاکستان میں منایا گیا۔ چونکہ کل ہمارا اجلاس نہیں تھا تو میں آج آپ کے لیے Constitution Day کے حوالے سے ایک پیغام پڑھوں گی۔ معزز اراکین اسمبلی! 10 اپریل کا دن ہماری قومی تاریخ کے اہم ترین دنوں میں سے ایک ہے۔ اسی دن یعنی 10 اپریل 1973ء کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں قومی اسمبلی اور سینٹ نے متفقہ طور پر آئین پاکستان کی منظوری دی۔ اور 12 اپریل 1973ء کو صدر پاکستان نے اس تاریخی دستور کی توسیع کی۔ معزز اراکین اسمبلی! یہ ہم سب کے لیے باعث مسرت ہیں کہ سینٹ اور دیگر صوبوں کے ساتھ مل کر ہم نے بھی یوم دستور ملی جوش و جذبے کے ساتھ منایا۔ اور یوم دستور کے اس پُر مسرت موقع پر 9 اور 10 اپریل 2017ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کی عمارت کو برقی قتموں سے سجا کر پاکستانی عوام کو دلی مبارک باد پیش کی۔ میں سمجھتی ہوں کہ سینٹ نے مسلسل تیسرے سال پارلیمنٹ کے سبزہ زار میں 44 واں یوم دستور کا جشن منا کر آئینی بالادستی کو برقرار رکھنے کے لیے اپنے عزم کا اسرنا عائد کیا ہے۔ مجھے انتہائی خوشی ہے کہ 1973ء کے آئین کے تخلیق کاروں کے ساتھ ساتھ پاکستان میں جمہوریت کو دوام اور استحکام دینے کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والوں کو بھرپور طریقے سے خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے سینٹ کے چیئرمین نے 10 اپریل کو بطور دستور منانے کے لیے اقدامات کو عملی جامع پہنایا ہے۔ معزز اراکین اسمبلی آئین پاکستان ہمیں ثقافتی، نسلی اور لسانی تقسیم سے باز رکھتے ہوئے آپس میں باہم جوڑ کر ایک قوم کی مانند رکھی ہوئے ہیں۔ آئین پاکستان ہمیں جدا جدا ہونے کی بجائے ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر اس ملک و ملت کی خدمت کا تقاضا کرتا ہے۔ اس حوالے سے 1973ء کے دستور کو منفرد حیثیت حاصل ہے۔ جس نے قوم میں نہ صرف اتحاد کو جنم دیا بلکہ قومی وفاق اور صوبائی خود مختاری کو بھی نئی جہتوں سے ہمکنار کیا۔ میں اس پورے ایوان کی جانب سے آئین پاکستان کے بانیوں اور گمنام ہیروز اور سیاسی کارکنوں کو اس دن کی مناسبت پر خراج عقیدت اور سلام پیش کرتی ہوں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) جن کے عزم اور بلند حوصلے کی بدولت وفاق کے ایوان کی حیثیت سے سینٹ آف پاکستان کا

قیام ممکن ہوا۔ اور وفاقی اکائیوں کو برابر نمائندگی ملی۔ 1973ء کا آئین پاکستان میں تمام متقلین کے لیے اہمیت رکھتا ہے اور ان کی طرف سے اسے ایک مقدس دستاویز کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ جو ملک میں جمہوریت اور سیاسی عمل کے ذریعے تبدیلی پر یقین رکھتے ہیں۔ معزز اراکین اسمبلی پاکستان کا آئین بلا امتیاز تمام شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کو یقینی بناتا ہے اور اس کی بدولت ایک مضبوط اور متحدہ وفاق کی بنیاد بھی رکھتا ہے۔ آئین کی بالادستی ہماری حقیقی منزل ہونی چاہیے۔ اور اس مقدس دستاویز کے تقدس کو ہر قیمت پر برقرار رکھنا چاہیے، کیونکہ جمہوری نظام کے تسلسل اور فروغ کے لیے آئین کی حقیقی روح کے مطابق اس کی حفاظت اور نفاذ سے ملک میں اجتماعی تعمیر ہو ترقی کی راہیں ہموار ہوں گی۔ شکریہ۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 327 دریافت فرمائیں۔ انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب اس وقت تشریف نہیں رکھتے mover جو ہیں اور ان کے تینوں سوال انہیں کے ہیں۔ اور جو جوابات ہیں پی اینڈ ڈی کے وہ بھی تشریف نہیں رکھتے اس لیے میں یہ next session کے لیے defer کرتی ہوں۔ وقفہ سوالات ختم۔

میڈم اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس۔ میں معزز اراکین اسمبلی کے علم میں لانا چاہتی ہوں کہ اس سے پیشتر اراکین اسمبلی نقطہ اعتراض پر اپنے اپنے حلقہ انتخاب یا عوامی اہمیت کے حامل معاملات اٹھاتے تھے جو کہ اسمبلی کے معمول کی کارروائی میں خلل کا باعث بھی بنتے تھے۔ جبکہ نقطہ اعتراض کا قواعد و انضباط کار، بلوچستان صوبائی اسمبلی کے مطابق اور صرف اسمبلی کی کارروائی کی وضاحت کے لیے پوچھا جاتا ہے۔ اس مشتق کو روکنے اور بہتر انداز سے عوامی مسائل اُجاگر کرنے کی غرض سے توجہ دلاؤ نوٹس یعنی call attention notice کو قواعد و انضباط کار، بلوچستان صوبائی اسمبلی کا حصہ بنایا گیا ہے۔ آج اس سلسلے میں پہلا نوٹس محترمہ حسن بانو صاحبہ رکن اسمبلی کی جانب سے موصول ہوا ہے۔ لہذا محرکہ اپنی توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوالات پوچھیں۔

محترمہ حسن بانو خوشانی: بہت شکریہ محترمہ اسپیکر صاحبہ! آپ کا کہ آپ نے مجھے یہ توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب بہت اچھے انداز میں دیا۔ اور اسمبلی فلور پر بہت مہذب طریقے سے میرا سوال آیا ہے۔ سوالات کچھ ایسے ہیں کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبے میں کم عمر بچے گاڑیاں چلاتے نظر آتے ہیں جو کہ اکثر حادثات کا باعث بنتے ہیں۔  
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو متعلقہ حکام سے اور ذمہ دار اہلکار اس خلاف ورزی کا نوٹس کیوں نہیں لیتے۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کی روک تھام کے لیے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تاکہ ٹریفک حادثات سے بچا جاسکے اور ہم اپنی نئی نسل کو محفوظ مستقبل فراہم کر سکیں۔

میڈم اسپیکر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ! توجہ دلاؤ نوٹس کی بابت وضاحت فرمائیں گے؟ وزیر موصوف چونکہ اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہے۔ لہذا معزز رکن اسمبلی کے توجہ دلاؤ نوٹس کو مورخہ 14 اپریل کی اسمبلی نشست کے لیے مؤخر کیا جاتا ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیران: میڈم اسپیکر! تھوڑا سا ہمیں سمجھا دیں، یہ توجہ دلاؤ نوٹس کا جیسے ہم question پہلے put کرتے ہیں، اس طریقے سے ہو گا یا جس دن مطلب؟

میڈم اسپیکر: جی اس کا میں نے، چونکہ یہ قانون آپ لوگوں نے خود پاس کیا ہے اور یہ introduce ہوا تھا۔ ابھی میں نے سیکرٹریٹ کو ہدایت کی ہے کہ تمام ممبرز کی نشست پر توجہ دلاؤ نوٹس کی detail رکھ دیں تو انشاء اللہ آپ کے گھروں اور آپ تک پہنچ جائے گی کہ اس کا طریقہ کار کیا ہے۔ جی۔

سردار عبدالرحمن کھیران: ٹھیک ہے thank you very much اور دوسرا یہ آج آپ سب خواتین کے نام کر رہی ہیں کیونکہ آج ہال میں جس طرف دیکھیں خواتین ہی خواتین ہیں۔ male تو ہم دو تین بیچارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میڈم اسپیکر: چلیں! thank you! رخصت کی درخواستیں۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب رحمت اللہ جنگ (سیکرٹری اسمبلی): ڈاکٹر حامد خان اچکزئی صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ موصوف نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: عبید اللہ بابت صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ موصوف نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار سرفراز چاکر ڈوکی صاحب نے مطلع فرمایا کہ موصوف نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر خالد خان لانگو صاحب نے ناسازی طبیعت کے بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے کراچی میں ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

- میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سیکرٹری اسمبلی: جناب طاہر محمود صاحب نے کونٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔
- میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سیکرٹری اسمبلی: انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا ہے کہ موصوف نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہینگے۔
- میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سیکرٹری اسمبلی: جناب خلیل الرحمن صاحب نے کونٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔
- میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سیکرٹری اسمبلی: مفتی گلاب خان صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا کہ موصوف نجی مصروفیات کی بنا پر آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔
- میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سیکرٹری اسمبلی: مولوی معاذ اللہ صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا کہ موصوف نجی مصروفیات کی بنا پر آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔
- میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سیکرٹری اسمبلی: میر جان محمد خان جمالی صاحب نے مطلع فرمایا کہ موصوف نجی مصروفیات کی بنا پر آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔
- میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سیکرٹری اسمبلی: جناب گنیشام داس صاحب نے کونٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج تا اختتام اجلاس رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔
- میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سیکرٹری اسمبلی: جناب رحمت صالح بلوچ صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ موصوف نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہینگے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔ نواب محمد خان شاہوانی صاحب صوبائی وزیر جناب محمد خان لہڑی صاحب مشیر برائے وزیر اعلیٰ میراظہار حسین کھوسہ اور سردار عبدالرحمن کھیتراں صاحب، اراکین صوبائی اسمبلی میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 89 پیش کریں۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں: شکر یہ میڈم اسپیکر! ہمارے جو دو ساتھی محرک وہ بھی نہیں ہیں اور اس کے جواب میں بھی منسٹر صاحبان آج چونکہ ادھر تشریف لے گئے ہیں مانگی ڈیم کا جو کہ میں قائد ایوان کو دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ کوئٹہ کا دیرینہ مسئلہ انہوں نے ان کے دور میں take up ہوا اور ان کے دور میں اس کا افتتاح ہوا انشاء اللہ یہی ان کا دور ہوگا جب ہم ادھر پانی کی ٹوٹی کھولیں گے یہ مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے۔

میڈم اسپیکر: انشاء اللہ۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں: تو یہ kindly جو قراردادیں ہیں ہماری گزارش ہے ایوان سے کہ اس کو ڈیفنڈ کریں اگلے اجلاس میں تاکہ اس میں ہم سب، کیونکہ یہ بجلی کا مسئلہ سارے علاقے کا اور منتخب نمائندوں کے حلقے ہیں، تو یہ میں مشکور ہوں۔ میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے۔ چونکہ مشترکہ قرارداد نمبر 89 کے محرکین اس وقت موجود نہیں ہیں، وہ سرکاری کام سے تشریف لے گئے ہیں، تو میں اس قرارداد کو مورخہ 17 اپریل 2017ء کی اسمبلی نشست کے لیے مؤخر کرتی ہوں۔ وہ اس وجہ سے کہ سرکاری قرارداد ہے۔۔۔ (مداخلت) جی میں اگلا ایجنڈا مکمل کر لوں پھر آپ کو موقع دیتی ہوں۔ سرکاری کارروائی کے لیے بھی ہماری دو قانون سازی آج کے دن کی ہمارا آج سرکاری دن تھا۔ بلوچستان موٹروہیکل ترمیمی بل، ہم نے اس کو پیش کرنا تھا لیکن چونکہ اس وقت متعلقہ وزیر ایوان میں موجود نہیں ہیں لہذا مصدرہ قانون کو مورخہ 17 اپریل 2017ء کے اسمبلی نشست کے لیے مؤخر کیا جاتا ہے۔

اسی طرح سردار محمد رضا بٹج صاحب چیئرمین خصوصی کمیٹی بر تعینات ملازمین درجہ چہارم محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم و نسق، حکومت بلوچستان کی بابت مجلس میں رپورٹ پیش کریں۔ چونکہ سردار رضا بٹج صاحب بھی اس وقت ایوان میں موجود نہیں، وہ سرکاری کام سے تشریف لے گئے ہیں۔ لہذا مجلس کی خصوصی رپورٹ کی بابت تحریک کو 17 اپریل 2017ء کی اسمبلی نشست کے لیے مؤخر کرتے ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں: میڈم اسپیکر! اس میں جو آپ نے تاریخ دی تھی وہ 13 تاریخ تھی kindly اُس کی وہ ابھی آپ اپنی رونگ میں extension کر دیں اُس کی تاریخ کو، کمیٹی کی تاکہ وہ اُس طریقے سے پھر null and void ہو جائے گی۔

میڈم اسپیکر: نہیں، وہ آپ کی رپورٹ تو ہم نے یہ کہا تھا کہ آپ دے دیں، ہماری اسمبلی کو موصول ہوگئی ہے اور ہم

نے آج پیش کی لیکن چونکہ وہ یہاں موجود نہیں تھے۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں: یہ legally دیکھ لیں، آپ بہتر سمجھتی ہیں اگر چار پانچ دن کی اس کو extension کر دیں۔

میڈم اسپیکر: اسمبلی میں انشاء اللہ رپورٹ آچکی ہے، آپکا کام ہو گیا ہے، تو رول کے مطابق انشاء اللہ 17 اپریل کو، جی۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں: ok, ok-

میڈم اسپیکر: یا سیمین لہڑی صاحبہ You are on point of order

محترمہ یا سیمین لہڑی: Thank you so much میڈم اسپیکر! ایک بہت اہم مسئلہ ہے جس پر میں آپ کی اور

سی ایم صاحب تشریف فرما ہیں، کی توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں۔ میں اپنی پارٹی visit پر پچھلے دو دنوں سے گئی ہوئی

تھی۔ نصیر آباد اور بولان کی طرف مردم شماری کے حوالے سے گئی ہوئی تھی کیونکہ first phase تقریباً complete ہو گیا

تھا۔ تو ایک ایسا آج میرا اخبار میں بیان بھی تھا۔ بھاگ تحصیل جو کہ administratively کچھی کا حصہ ہے۔ اس کو first

phase میں شامل کیا گیا ہے۔ اب وہاں تحصیل بھاگ کی صورت حال ایسی تھی کہ drought کی وجہ سے وہاں سے جو

آبادیاں سندھ، نصیر آباد، جعفر آباد کی طرف shift ہو گئی ہیں کیونکہ گندم کی کٹائی ہو رہی ہے۔ تو وہ اپنی مزدوری کے سلسلے میں

وہاں گئے ہوئے تھے۔ اب ہوا یہ کہ مطلب وہ مردم شماری میں counting میں نہیں آیا۔ مسئلہ یہ ہوا کہ جو یونین کونسل آج

سے 19 سال پہلے جو مردم شماری ہوئی تھی۔ 12 ہزار کی strength تھی اب وہ یونین کونسل بجائے growth rate کو

مد نظر رکھتے ہوئے اسکی تعداد بڑھتی۔ بجائے بڑھنے کے 12 ہزار کی یونین کونسل 8 ہزار پر جا کے رُکی ہے، بڑھنے کے بجائے

اسکی تعداد گھٹ گئی ہے۔ اب سی ایم صاحب یہاں موجود ہیں گندم کی کٹائی 30 اپریل تک مکمل ہوگی۔ چونکہ کچھی second

phase میں شامل ہے۔ 15 اپریل سے 15 مئی تک کچھی کی مردم شماری ہوگی۔ بھاگ بھی administratively کچھی

کا حصہ ہے۔ تو سی ایم صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ اگر second phase میں تحصیل بھاگ کو شامل کریں جو

ہمارے لوگ آبادی جو اس کا حصہ نہیں بنے جو مردم شماری میں count ہوئے تاکہ وہ اس counting میں آجائے

thank you so much

میڈم اسپیکر: جی Your point of order is noted جی ڈاکٹر شمع اسحاق صاحبہ!

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ: thank you میڈم اسپیکر۔ میڈم اسپیکر! میڈیکل کالج تربت، خضدار اور لورالائی کے

نوٹیفکیشن آپ کو پتہ ہے کہ یہ آج سے تین سال پہلے ہو چکے اور پھر یہ بن گئے اب مارچ میں ان کی ایڈمیشن ہونی تھی اور مارچ

بھی گزر گیا اب جو اپریل آ گیا ہے اور وہ بچے جو ہیں چاہیے وہ خضدار کے ہو، یا تربت کے ہو، یا پھر لورالائی اب وہ ایڈمیشن

کے چکر لگا لگا کے وہ بیچارے خوار ہو چکے ہیں۔ آج وہ جو ہے تمام بچے پریس کلب کے سامنے بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہیں۔

سی ایم صاحب موجود ہے یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ وہ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میڈم اسپیکر! آپ کے توسط سے کہ یہ ایڈمیشنز کیوں نہیں ہو رہی ہیں۔ یہاں میرے پاس اتنا بڑا پلندہ ان بچوں نے دیدیا ہوا ہے کہ یہ ہم نوٹیفکیشن ہے وہ ہم مختلف ڈیپارٹمنٹ اس کے علاوہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پروفیسرز، ٹیچرز، لیکچرارز ان کے پاس جاتے رہے ہیں۔ سیکرٹریٹ اور یہ ہمیں یقین دہانی کراتے رہتے ہیں۔ کہ آپ کے نوٹیفکیشن جلدی آپ کو جاری ہو جائے گا اور آپ کے کالج کھول جائیں گے، لیکن 2-3 پروفیسر یا 4 پروفیسرز یا پھر فنڈز کی allocations نہیں ہیں۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ آج اگر سی ایم صاحب یہاں بیٹھے ہے یہ ہمیں بتادیں۔ یہ ایڈمیشنز کب ہوں گی۔ تاکہ جو بچے بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہیں تاکہ ہم ان کی بھوک ہڑتال بھی ختم کروا سکے اور ایڈمیشنز یہ بھی ٹائم ہو سکیں۔ کیونکہ یہی وقت یہ اگر مارچ اپریل، گزر گئے تو پھر مئی، جون، جولائی آجائے گا پھر نیا سال شروع ہو جائے۔ اور پھر نیا بجٹ آجائے گا جون کے بعد۔ تو میں سمجھتی ہوں کہ میڈم اسپیکر! اس پر اگر ہم جتنی جلدی عمل کر سکیں تو بہتر ہے۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آگیا۔ نواب صاحب! آپ اس پر کیونکہ منسٹر صاحب ابھی تک آئے ہی نہیں ہیں جی منسٹر ہیلتھ کے منسٹر نہیں یہ آتا ہے۔

قائد ایوان: منسٹر ہیلتھ آجائیں تو میں محترمہ شمع اسحاق صاحبہ کو بتا دوں گا۔ چونکہ وزیر بھی ان کے پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ میڈم سے میری ریکویسٹ ہے کہ خود بھی ان سے یہ پوچھ لیں کہ یہ کیوں نہیں ہو رہے ہیں؟ دیکھیں! یہ اسمبلی ہے میں نے پہلے بھی عرض کی تھی۔ آج ہم منگی ڈیم کی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے افتتاح کیا جو 1963ء سے چلا آ رہا تھا۔ آج تک کسی نے اس پر توجہ نہیں دیا۔ پی ایس ڈی پی چلتی رہی پھر کینسل ہوتا رہا یہ ہمارے آگئے ہیں دوست سب کے سب ہم تو ہیلی کا پٹر میں آئے ہیں۔ لیکن یہ بذریعہ روڈ آئے ہیں، لائق تحسین ہیں، سب کو شاباش دیتا ہوں۔ میرا سرفراز بھی بھاگے بھاگے آئے ہیں۔ لیکن میڈم اسپیکر! ایک چیز آپ کو میں بتا دوں جو آج ہم کرنے گئے ہیں۔ وہ ہم بلوچستان کے عوام کے لیے کر رہے ہیں۔ اور مزید ہم انشاء اللہ بلوچستان کے عوام کے لیے کریں گے۔ اور اسی دن 14 دسمبر 2016ء کو ہمیں پرکھڑے ہو کر کہا تھا انشاء اللہ ہم جب جائیں گے تو عزت کے ساتھ جائیں گے اور لوگ ہمیں یاد کریں گے۔ اور انشاء اللہ ہم بلوچستان کے عوام کے ساتھ اپنی ایمانداری کے طریقے سے ہم اپنی خدمت وہ کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انشاء اللہ ہماری کوشش ہوگی کہ آنے والے وقت میں ہم اپنی کارکردگی کی بنیاد پر عوام میں جائیں گے۔ اور انشاء اللہ next government بھی ہم بنائیں۔ لیکن آپ سے ریکویسٹ یہ ہے کہ جب اسمبلی چل رہی ہوتی ہے معزز ممبران سے میری ریکویسٹ ہے کہ ان کو آنا چاہیے سردار صاحب پتہ نہیں پہنچے یا نہیں پہنچے ہیں۔ اگر نہیں ہوتا ہے تو ہمیں اس لیے اسمبلی سے قانون سازی کرنا پڑے بھی یہ کرنا پڑے گا۔ enough is enough یہ تو کوئی بات نہیں ہوتی ہے کہ میں چیف منسٹر آپ کو پتہ ہے کہ مجھے back کا

problem ہے لیکن میں اپنی تعریف نہیں کر رہا ہوں 5 گھنٹے اسمبلی چل رہا ہوتا ہے اس اسمبلی سے ہم سب کچھ ہیں august House کے لیے ہم جاتے ہیں الیکشن کرتے ہیں۔ ہم جگہ جگہ جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد جب جیت کر آتے ہیں تو پھر یہاں ہم problem ہوتے ہیں۔ اور وہ کرتے ہیں۔ تو kindly اس پر آپ رولنگ دیں۔ اور سیکرٹری لاء بھی یہاں موجود ہیں۔ رحیم زیارتوال اور سردار عبدالرحمن کھتیران یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ تو قیدی ہیں ہر وقت موجود ہوتے ہیں۔ سرفراز بگٹی صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں seriously اسکو وہ کر رہا ہوں اسمبلی کے ساتھ کوئی مذاق نہ کریں۔ اور اب دیکھیں کہ کتنے کتنے سیشن یہاں نہیں آتے ہیں۔ چھٹیاں، چھٹی، چھٹی اس طرح تو نہیں ہوتا ہے میڈم اسمبلی ہے کوئی مذاق تو نہیں ہے۔ اس میں جو بھی قانون سازی کرنی ہوگی بالکل میں آپ کے ساتھ ہوں۔ میرے جتنے colleagues ہیں ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ نے دیکھا عبدالرحیم زیارتوال بھی وہیں پر تھے نصر اللہ زیرے بھی وہیں پر تھے۔ بگٹی صاحب وہیں پر تھے۔ آغا لیاقت وہی تھے۔ ابھی ہم اترے ہیں آدھا گھنٹہ ہوا تو یہ بھی یہاں پہنچے ہیں تو یہ بھی اپنی گاڑیاں بھگا کر آئے ہیں اور لوگ ادھر کونڈے میں اپنے گھروں میں بیٹھے ہوتے ہیں application بھیج دیتے ہیں اور سیکرٹری جو کہتا ہے کہ منظور کر دیا جائے۔ گھروں سے یہاں تک نہیں آتے ہیں۔ میں آ رہا ہوں آپ لوگوں کی طرف خصوصاً آپ خواتین کو بھی appreciate کرتا ہوں کہ آپ لوگ کی حاضری موجود ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں 90 فیصد ممبران کو یہاں موجود ہونا چاہیے۔ اگر جو لوگ اس august House کی عزت نہیں کرتے تو پھر میرا خیال ہے اپنی ممبر شپ سے استعفیٰ دے کر اپنے گھروں کو چلے جائیں۔۔۔ (ڈیسک بجائے گئے) اگر وہ اسمبلی کے ذریعے جیت کر آئے ہیں۔ اور اس اسمبلی کی وجہ سے وہ وزیر بنے ہوئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ بنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور سب کچھ پھر اس august House کا جو ان کو احترام کرنا ہوگا۔ تو اس کے لیے آپ kindly اس کو serious لے لیں۔ پارلیمانی لیڈر پشتونخوا کے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں نیشنل پارٹی بھی آتے ہیں JUI کے ممبر یہاں ہے اگر کسی کو مجبوری ہے باہر گیا ہے علاج کے لیے گیا ہے، بیرون ملک گیا ہوا ہے۔ یہاں تو چار، چار پانچ سیشن جو ہے خالی چھٹیاں منظور کراتے رہتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انصاف نہیں ہے۔ نہ جمہوریت کے ساتھ انصاف ہے۔ نہ اس اسمبلی کے ساتھ انصاف ہے۔ شکر یہ جی۔

میڈم اسپیکر: جی سردار عبدالرحمن کھتیران صاحب!

سردار عبدالرحمن کھتیران: شکر یہ میڈم اسپیکر! سی ایم صاحب نے جو فرمایا ہے ہم اس کو 100 فیصد endorse کرتے ہیں۔ میڈم اسپیکر! ہر ایم، پی، اے منتخب ہو کر آتا ہے۔ اور اس کے علاقے کے مسائل ہیں، کچھ قانون سازی ہیں۔ اب جیسے سی ایم صاحب نے فرمایا کہ گھروں میں بیٹھے ہیں اور درخواست بھیج دیتے ہیں۔ تو میں اپوزیشن کی طرف سے مکمل تعاون کی یقین دیتا ہوں۔ اور آپ سے گزارش ہے میری دو تجاویز ہیں کہ میں قانون سازی کریں۔ وہ جو پرانا چلا آ رہا

ہے کہ اتنے دن اور اتنے گھنٹے پورے کریں گے۔ ایک بات دوسری، میری لیڈر آف اپوزیشن سے گزارش ہے کہ جو genuine مطلب اگر اُن کا problem ہے medically یا abroad یا کوئی سلسلہ ہے۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ otherwise چیف منسٹر سیکرٹریٹ کے دروازے جو اس اسمبلی میں نہیں آئے، سی ایم سیکرٹریٹ کے دروازے بند ہونے چاہئیں تاکہ اُن کو پتہ لگے کہ اگر میں اسمبلی میں نہیں جاؤں گا تو، سی ایم سیکرٹریٹ میں بھی میرا کوئی کام نہیں ہوگا۔ وہ سی ایم سیکرٹریٹ کے اسٹاف کو سختی سے لیڈر آف ہاؤس حکم صادر فرمائیں کہ آئندہ جو اسمبلی میں غیر حاضر ہوگا بغیر کسی وجہ کے، وہ سی ایم سیکرٹریٹ میں بھی نہیں جائے۔ Thank you very much۔

میڈم اسپیکر: میں جناب قائد ایوان نواب ثناء اللہ زہری صاحب کی تحفظات کے پیش نظر تمام صوبائی وزرا اور تمام صوبائی ممبر اسمبلی کو تاکید کرتی ہوں۔ کہ وہ آئندہ سرکاری کارروائی کو نمٹانے کی غرض سے اپنی حاضری کو یقینی بنائیں۔ اس میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ اسمبلی میں آنے سے یقیناً آپ اپنے عوام کے مسائل جولا تے ہیں۔ اور ہمارے باقی ممبر جو اس وقت بھی خواتین بھی ہے۔ اور اُن کی حاضری جو ہے وہ یقیناً اس ایوان کی کارکردگی کو اور آپ اپنے عوام کے مسائل کو آگے پیش کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس کے لیے جہاں تک قانون سازی کی بات ہے، وہ تمام پارلیمانی لیڈرز یقیناً بیٹھیں اور اس پر مشاورت کر کے قانون سازی کریں۔ تاکہ جتنی زیادہ شمولیت ہمارے اراکین اسمبلی کی ہوگی اسمبلی میں اُسی طرح وہ اپنے عوام کو جس طرح جوابدہ ہیں۔ یقیناً اس ہال میں جوابدہ ہیں اسی اسمبلی میں آ کے اُن کے مسائل بیان کرتے ہیں۔ تو اس سے آپ بہتر انداز سے اپنا کام کر سکیں گے۔

میڈم اسپیکر: جی آغا لیاقت صاحب!

آغا سید لیاقت علی: شکر یہ میڈم اسپیکر۔ میں ایک مختصر توجہ چاہوں گا چیف منسٹر صاحب کا۔ وہ یہ ہے کہ جی سی بیٹ میں قومی اسمبلی میں اور باقی تین صوبائی اسمبلیوں میں ہر سال اُن کی سالانہ رپورٹ جاری ہوتی ہے اور PILDAT بھی اُسکو شائع کرتا ہے کہ کس ممبر نے کتنی حاضری کی ہے اور کتنی میٹنگز attend کی ہیں۔ میرے خیال میں بلوچستان اسمبلی واحد اسمبلی ہے جس میں یہ procedure adopt نہیں ہوا ہے یا کچھ جو بھی وجہ ہے۔ تو میری آپ سے اور چیف منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ یہ رپورٹ سالانہ یا monthly base پر جیسے بھی ہوں، اس کو شائع کیا جائے۔ تاکہ عوام کو بھی پتہ چلے کہ اُن کے نمائندے اسمبلی میں کیا دلچسپی لیتے ہیں اور کب کب آتے ہیں۔ شکر یہ۔

میڈم اسپیکر: ok point has been noted میں شمینہ صاحبہ ایک منٹ آپ کو موافق دیتی ہوں۔ میں یہاں کہنا ضروری سمجھتی ہوں کہ PILDAT کی ایک رپورٹ اور FAFEN کی ایک رپورٹ ابھی شائع ہوئی ہے ہم انہیں معلومات دیتے ہیں اور اس پر انہوں نے سب زیادہ جو وزیر اعلیٰ جن کے تمام صوبوں کے وزیر اعلیٰ کی حاضری تھی۔ وہ محترم

ہمارے وزیر اعلیٰ نواب ثناء اللہ خان زہری صاحب کی تھی۔ انہوں نے ان کی more than 90% حاضری وہ اسمبلی میں ہے۔ تو یقیناً یہ خوش آئند بات ہے کہ قائد ایوان اس وقت سب سے زیادہ present ہیں۔ اور جو لوگ اراکین اسمبلی present ہیں میں انہوں بھی میں appreciate کرتی ہوں کہ وہ آتے ہیں اور وہ اپنے کام سے ثابت کرتے ہیں کہ عوام کے نمائندے ہیں۔ جی ثمنینہ خان صاحبہ۔

محترمہ ثمنینہ خان: شکر یہ میڈم اسپیکر! میں آج ماگنی ڈیم کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی۔ یہ بہت بڑی achievement ہے ہماری گورنمنٹ کی۔ اس حوالے سے میں سی ای مصاحب کو اور وزیر صحت کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں۔ چونکہ پانی کا مسئلہ بلوچستان میں کافی عرصہ سے ہم اسکوزیر غور لارہے ہیں۔ اور ڈیم کا مسئلہ میرے خیال میں پچھلے تین tenure سے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہم ڈیمز پر کام شروع کریں۔ لیکن ہم اس کو نہیں کر پائے اور یہ ہماری گورنمنٹ کی بہت بڑی achievement ہے کہ ہم مگنی ڈیم کا افتتاح کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور امید کرتی ہوں کہ انشاء اللہ یہ جلد اپنے اختتامی مراحل کو پہنچے۔ شکر یہ۔

میڈم اسپیکر: انشاء اللہ شکر یہ سردار صاحب! حسن بانو کھڑی ہوئی تھی پہلے میں ان کو موقع دیتی ہوں پھر آپ کے پاس آتی ہوں۔ جی حسن بانو صاحبہ۔

محترمہ حسن بانو خوشانی: جی میڈم اسپیکر! آج کی کارروائی آپ نے، سب کو مؤخر ہو گیا ہے آگے سیشن کے لیے وہ بہت اچھا ہو گیا کہ آپ اور نواب صاحب نے خود نشاندہی کی ابھی ہم یہاں عوامی مسائل کے لیے آتے ہیں۔ تو کچھ مسائل ہمارے بھی ہوتے ہیں۔ تو ہم اراکین اسمبلی کہاں جائے۔ پچھلے دنوں میڈم اسپیکر نواب صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو میں ان کی گوش گزار کرنا چاہتی ہوں۔ پچھلے دنوں ہم اسلام آباد گئے تو وہاں جو ہے ناں مختلف وفد سے ملاقات ہوئی تو جس میں قومی اسمبلی کے اسپیکر بھی تھے تو میٹنگ کے دوران یہ کچھ ہمارا blue passport کا اس کا ذکر چل پڑا تو وہاں ہم نے بات چیت کی ایک تو بڑے افسوس کے ساتھ اور دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے یہ ایوان قرارداد دود دفعہ بھیجی تو وہ انہوں نے کہا کہ مجھے اس کا علم ہی نہیں ہے آپ لوگوں کی طرف سے کوئی پیغام میری طرف نہیں آیا آپ لوگ وہاں سے قرارداد منظور کرائیں۔ تو ان سے ہم نے یہی کہا کہ بھئی ہم نے قراردادیں منظور کروا چکے ہیں۔ اور آپ کی طرف یہ پیغام بھیجا دیا۔ پھر انہوں نے یہ کہا کہ آپ دوبارہ اپنے سی ایم سے اور اسپیکر مل بیٹھ کر بات کریں پھر ہم نے وہاں سے ایئر پورٹ کارڈ کے لیے اور ہم نے دیگر ہم نے چھوٹا سا package جو ہاں نہ آپ منظور کروائے۔ تو انہوں نے کہا آپ اپنے سی ایم اور اسپیکر سے بیٹھ کر قرارداد کی صورت میں کریں اور اپنے اسپیکر سے کہہ دیں کہ مجھے ایک لیٹر بھیجیں۔ تاکہ اس پر مزید ہم اس پر کام کر سکیں اور نمبر دو میڈم اسپیکر! یہ جو ہے ہمیں پچھلے سال فنڈز دینگے تھے۔ میڈیکل اور اسپورٹس کی مد میں دیے گئے تھے جو آگے جا کے عدالت

نے نہ جانے کس وجوہات کی وجہ سے روک دی۔ وہی پھر نواب صاحب ہمارے کچھ فنڈز رہ گئے تھے تو اُس میں سپورٹس میڈیکل کے اور scholar بھی تھے۔ وہ لوگوں کو ہم دینا چاہتے تھے لیکن کافی ہماری رقم وہاں رک گئی۔ اب جب ڈی سی سے بات کی پہلے کہہ رہے تھے کہ ڈی سی کے اکاؤنٹ میں جائے۔ جب ڈی سی سے بات کی تو اُس نے کہا واپس فنانس چلے گئے ہیں۔ تو اُس مسئلے کو میں آپ کے توسط سے نواب صاحب کے ذریعے لانا چاہتی ہوں کہ آپ ہمارے اُس مسئلے کو دیکھیں کہ ہمارے فنڈز کیوں رُک گئے ہیں۔ کبھی وہ کہتے ہیں کہ ڈی سی کے پاس ہیں کبھی وہ کہتے ہیں کہ فنانس کے پاس ہے۔ جو تھوڑی بہت رقم ہماری بچی ہوئی ہے ہم لوگوں کی help کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنے لوگوں کو سہولیت دینا چاہتا ہے جو تھوڑے بہت فنڈز بچے ہوئے ہیں۔ اُن کے بارے میں معلومات کریں تاکہ وہ ہمیں مقررہ وقت مل سکیں۔ اور ہم مزید کام کر سکیں۔ شکر یہ۔

میڈم اسپیکر: حُسن بانو صاحبہ کیونکہ آپ کا پہلا سوال ہمارے اسمبلی سیکرٹریٹ کے حوالے سے ہے۔ میں آپ کو بتا دوں کیونکہ میں پہلے بھی بتا چکی ہوں۔ ایوان کو بتا چکی ہوں کہ جب بھی ہماری کوئی قرارداد پاس ہوتی ہے۔ وہ باقاعدہ جو اُس کا طریقہ کار ہوتا ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کو بھیج دی جاتی ہے۔ جو بھی متعلقہ محکمہ ہوتا ہے۔ اور وہ ایک دفعہ نہیں دو تین دفعہ بھیجی گئی ہے۔ You can come to my Chamber, I will show you اور اُس کے بعد قومی اسمبلی کے اسپیکر صاحب کو بذات خود خط لکھا ہے وہ بھی آپ کو دکھا دیئے اور اُن سے میری بذات خود بات بھی ہو چکی ہے۔ Then he said this matter is in the PM House. یہ ساری کارروائی ہماری according to the rules direct concerned department کو چلی جاتی ہیں۔ جی نصر اللہ زریں صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زریں: میڈم اسپیکر! جیسا کہ آپ کو بخوبی علم ہے کہ آج ایک بہت ہی دیرینہ ہمارا جو مطالبہ تھا مانگی ڈیم کا آج افتتاح ہوا۔ اور یہ یقیناً آنے والے دنوں میں آنے والے سالوں میں کوئٹہ کے عوام کو جو پانی کی قلت کا مسئلہ ہے۔ وہ بہتر طور پر اس سے کسی حد تک حل ہو جائیگا۔ تو میں اپنی جانب سے وزیر اعلیٰ صاحب کو، تمام کا مینہ کو، پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے آج اس منصوبے پر جو سرخانے میں پڑا ہوا تھا۔ پتہ نہیں کتنی دہائیوں سے پڑا ہوا تھا۔ آج اُس پر عملاً کام شروع ہوا۔ تو یقیناً موجودہ حکومت اس کے لیے مبارکباد کی مستحق ہے۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک شکر یہ۔ جی عبدالرحمن کھٹیر ان صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھٹیر ان: شکر یہ میڈم اسپیکر! میرے ہاتھ میں یہ 9 اپریل 2017ء کا مشرق اخبار ہے۔ میڈم اسپیکر! اس پر سرفراز صاحب بھی توجہ دیں۔ چونکہ یہ ان کے ایریا کا ہے OGDCL۔ اس نے نیشنل ٹیلیٹیڈ پروگرام 2017ء

کے لیے اسکا لرشپ کیلئے ایک اشتہار دیا جو کہ بہت بڑا اشتہار ہے میڈم اسپیکر۔

میڈم اسپیکر: سردار صاحب! یہ توجہ دلاؤ نوٹس پر، It is a good way اگر اس پر آپ تمام detail لے آئیں تو اس کو مورخہ 14 اپریل کے اجلاس میں لائیں گے۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں: میڈم صاحبہ! detail ہے۔

میڈم اسپیکر: جی نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ آپ اسے توجہ دلاؤ نوٹس پر لے آئیں تو وہ ریکارڈ پر بھی آ جائیگا۔ اور وہ بڑا proper طریقے سے اس کا جواب آ جائیگا۔ توجہ دلاؤ نوٹس کو تمام معزز اراکین کے ڈیسک پر ہمارے سیکرٹریٹ اسٹاف نے رکھ دیا ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں: وہ تو میں دیکھوں گا آئندہ کیلئے میڈم اسپیکر!۔ میں اس پر اب تھوڑا سا کہنا چاہتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: جی. please, ok.

سردار عبدالرحمن کھیتراں: میں تھوڑا سا پڑھ کر آپ کو سناؤں گا جو انہوں نے dates دیئے ہیں۔ اُس میں بڑی زیادتی ہے، اس میں پورے بلوچستان کے ساتھ، پورے بلوچستان کی میں بات کر رہا ہوں۔ بلوچستان کے طالب علموں کے لیے مفت تعلیم حاصل کرنے کا سنہری موقع۔ OGDCL نیشنل ٹیلنٹڈ پروگرام 2017ء کے تحت 300 شاگردوں کو چھ ماہ پر مشتمل تربیتی پروگرام میں، انگلش، ریاضی اور کمپیوٹر کے بنیادی کورس کروائے جائیں گے۔ اور 100 بہترین کارکردگی دکھانے والے طالب علموں کو چار سال مفت بیچلر ڈگری پروگرام میں داخلہ دیا جائے گا۔ اچھا اس میں ٹیوشن فیس فری ہے۔ کورس اور بیگ فری ہیں۔ ٹرانسپورٹ فری ہے۔ رہائش فری ہے۔ ہر ماہ جیب خرچ ہے۔ اور جو نمایاں کارکردگی دکھانے والے طالب علموں کیلئے انعامات ہیں۔ اب میڈم اسپیکر! اس میں بات توجہ طلب ہے۔ 9 اپریل 2017ء کو یہ مشرق اخبار کوئٹہ میں یہ اشتہار دیا جا رہا ہے۔ اور اس میں dates دیئے ہیں۔ کہ فلاں ڈسٹرکٹ میں مثال کے طور پر 5 اپریل بروز بدھ گورنمنٹ انٹر کالج جعفر آباد، ڈیرہ الہ یار، یہ انٹرویو وغیرہ یہ سارا سلسلہ 5 اپریل ہوگا۔ اسی طریقے 5 ہی کو حب چوکی، بسبیلہ، اور پھر بسبیلہ۔ پھر 6 اپریل کو ہے ڈیرہ مراد، نصیر آباد۔ اچھا آگے اسی 6 تاریخ کو ہے سبی، گوادر، گوادر، ڈیرہ بگٹی، ڈیرہ بگٹی۔ اچھا! یہ تاریخ میں ڈیرہ بگٹی، بارکھان، سوئی کوہلو، پھر تربت اور تربت۔ یہ 8 کو۔ اشتہار آ رہا ہے میڈم اسپیکر! 9 تاریخ کو۔ اور یہ انٹرویو وغیرہ یا اس کا جو بھی وہ سلسلہ کرنا چاہتے ہیں۔ 5 سے لیکر 8 اپریل کو ان کا سلسلہ ختم ہو رہا ہے۔ اور 9 تاریخ کو لوگوں کو اشتہار دیکر کہ جی آپ اس میں apply کر سکتے ہیں۔ یہ بڑی عجیب بات ہے میڈم اسپیکر! مزید معلومات کیلئے سکھر IBA سے رابطہ کریں۔ سکھر والوں کی طرف سے یہ آیا ہے۔ تو kindly شاید منسٹر ہوم اس پر کچھ راہنمائی کر سکیں کہ کیا مسئلہ ہے؟

میڈم اسپیکر: جی سرفراز بگٹی صاحب۔ منسٹر ہوم۔

میر سرفراز احمد بگٹی (وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور و جیل خانہ جات): شکر یہ میڈم اسپیکر! یہ میں نے بھی اخبار پڑھا تھا اور چیئر مین OGDCL کے ایم ڈی سے میری بات ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ missprint ہے اور یہ جو dates ہیں یہ اپریل نہیں ہے وہ مئی کی ہے۔ انہوں نے مزید مجھ سے کہا کہ میں اسکو 100% کنفرم کر کے آپ کو بتاؤں گا۔ ابھی اُن کی ایک miss-call تھی۔ میں کال نہیں لے سکا۔ تو یہ اس طرح کی confusion ہے۔ اس کو مزید کنفرم کر لینگے۔ یہ بہت important ہے کہ اشتہار بعد میں آرہا ہے اور dates پہلے ہیں تو وہ کہہ رہا تھا کہ یہ missprint ہے۔ لیکن انہوں نے مجھ سے یہ بات ضرور کی ”کہ میں اس کو 100% کنفرم آپ کو کل بتاؤں گا“۔ تو ابھی اُن کی مس کال تھی میں اُنکو کال کر لوں گا تو پتہ چل جائیگا۔ کہ اگر ایسا ہوا تو ظاہر ہے کہ دوبارہ انٹرویوز لیں گے یا ٹیسٹ لیں گے۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک شکر یہ۔ چونکہ سردار رضا بڑیچ صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ تو سمجھتی ہوں اُن سے متعلق اسمبلی کی جو کارروائی ڈیفنس گئی، اب ڈیفنس کو واپس لیتا ہوں۔ سردار رضا محمد بڑیچ صاحب چیئر مین خصوصی کمیٹی "برتینا تیاں ملازمین درجہ چہارم محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم و نسق حکومت بلوچستان کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

سردار رضا محمد بڑیچ (مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ قانون و پارلیمانی امور): میں، برتینا تیاں ملازمین درجہ چہارم محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم و نسق حکومت بلوچستان کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: مجلس کی رپورٹ پیش ہوئی۔ سردار رضا محمد بڑیچ صاحب! چیئر مین خصوصی کمیٹی "برتینا تیاں ملازمین درجہ چہارم محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم و نسق حکومت بلوچستان کی بابت تحریک پیش کریں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ قانون و پارلیمانی امور: میں رضا محمد بڑیچ، چیئر مین خصوصی کمیٹی "برتینا تیاں ملازمین درجہ چہارم محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم و نسق حکومت بلوچستان تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس کی رپورٹ کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

میڈم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا خصوصی کمیٹی "برتینا تیاں ملازمین درجہ چہارم محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم و نسق حکومت بلوچستان مجلس کی رپورٹ کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔ تحریک منظور ہوئی۔ خصوصی کمیٹی "برتینا تیاں ملازمین درجہ چہارم محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم و نسق حکومت بلوچستان مجلس کی رپورٹ کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

سردار رضا محمد بڑیچ، چیئر مین خصوصی کمیٹی، برتینا تیاں ملازمین درجہ چہارم محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم و نسق حکومت بلوچستان کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ قانون و پارلیمانی امور: میں رضا محمد بڑیچ، چیئر مین خصوصی کمیٹی، برتینا تیاں ملازمین درجہ چہارم محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم و نسق حکومت بلوچستان تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس کی رپورٹ کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

میڈم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا خصوصی کمیٹی برتینا تیاں ملازمین درجہ چہارم محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم و نسق حکومت بلوچستان مجلس کی رپورٹ کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔ تحریک منظور ہوئی۔ خصوصی کمیٹی برتینا تیاں ملازمین درجہ چہارم محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم و نسق حکومت بلوچستان مجلس کی رپورٹ کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔ قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974ء کے قاعدہ 170 (الف) کے بعد نیا قاعدہ نمبر 170 (ب) (ضابطہ اخلاق و مشاورتی مجلس) کا اضافہ۔ مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے قانون و پارلیمانی امور قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 170 (الف) کے بعد نیا قاعدہ 170 (ب) (ضابطہ اخلاق و مشاورتی مجلس) میں اضافے کی بابت ترمیمی مسودہ کی تحریک پیش کریں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ قانون و پارلیمانی امور: میں مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے قانون و پارلیمانی امور قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 170 (الف) کے بعد نیا قاعدہ 170 (ب) (ضابطہ اخلاق و مشاورتی مجلس) میں اضافے کی بابت ترمیمی مسودہ کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ ترمیمی مسودہ بابت قاعدہ نمبر 170 (الف) کے بعد نیا قاعدہ 170 (ب) (ضابطہ اخلاق و مشاورتی مجلس) کو قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974ء کے تحت قاعدہ نمبر 135 کے تحت مجلس برائے قواعد و انضباط کار و استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے۔ قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974ء کے قاعدہ نمبر 201 کے بعد نیا قاعدہ نمبر 201 (الف) نکتہ ہائے اہمیت عامہ کے لئے وقت کا تعین کا اضافہ۔ یہ قانون سازی ہو رہی ہے۔ اور یہ بہت اہم ہے۔ یہی چیزیں ہیں جو آپ اس کو گھر جا کر اس کو ضرور پڑھئے گا۔ مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے قانون و پارلیمانی امور قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے بعد قاعدہ نمبر 201 کے بعد نیا قاعدہ 201 (الف) نکتہ ہائے اہمیت عامہ کے لیے وقت کا تعین میں اضافہ کی بابت ترمیمی مسودہ کی تحریک پیش کریں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ قانون و پارلیمانی امور: میں مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے قانون و پارلیمانی امور، قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت کے بعد قاعدہ نمبر 201 کے بعد نیا قاعدہ 201 (الف) نکتہ ہائے اہمیت عامہ کے لیے وقت کا تعین میں اضافہ کی بابت ترمیمی مسودہ کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ ترمیمی مسودہ قانون بابت قاعدہ نمبر 201 کے بعد نیا قاعدہ 201 (الف) نکتہ ہائے

اہمیت عامہ کے لیے وقت کا تعین میں اضافے کو قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974ء کے قاعدہ نمبر 135 کے تحت مجلس برائے قواعد و انضباط کار و استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 14 اپریل 2017ء بروز جمعہ بوقت شام 4:00 تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس 7:00 بجے اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆